باقیات

101

کرنے کے لیے لاٹھی چارج کا استعمال کیا۔لاٹھی چارج کے دوران لڑکوں اور لڑکیوں سمیت تقریباً 1 درجن امیدواروں کو معمولی چوٹیں آئیں۔احتجاج کے دوران خطاب کرتے ہوئے وکیل شرما نے کہا کہ JKSSB اور JKUT نے اہم امتحانات کے انعقاد کے لیے ایک بلیک لسٹ کمپنی ایپٹیک کی خدمات حاصل کی ہیں۔انہوں نے کہا کہ اس کمپنی کو کئی ریاستوں میں بلیک لسٹ کیا گیا ہے اور حال ہی میں اس بلیک لسٹ کمپنی نے کے وی ایس، این وی ایس، سی ٹی ای ٹی وغیرہ سمیت بھی اہم قومی سطح کے امتحانات میں مجموعہ/ایک کیا ہے۔انہوں نے کہا کہ حکومت جموں کشمیر میں منصفانہ بھرتی کو یقینی بنانے میں ناکام رہی ہے۔انہوں نے کہا کہ جے کے ایس ایس بی نے اپنی سابقہ دھوکہ دہی سے کچھ نہیں سیکھا کیونکہ اس نے ایک بار پھر ایک بلیک لسٹ کمپنی کی خدمات حاصل کیں جو مختلف ریاستوں میں 10 سے زیادہ بھرتی امتحانات میں بدعنوانی میں ملوث ہے۔"ہم نے JKSSB سے رابطہ کیا کہ اپنی بھرتیوں کو ایک پرائیویٹ داغدار فرم کے ہاتھ میں نہ دیا جائے لیکن انہوں نے ہماری درخواست نہیں سنی۔جب ہم نے ہائی کورٹ سے رجوع کیا اور کمپنی کے خلاف ایک تاریخی فیصلہ سنایا گیا، تو پوری JKUT انتظامیہ فیصلے پر روک لگانے کے لیے ڈبل بنچ کے پاس گئی،"انہوں نے کہا اور الزام لگایا کہ JKUT انتظامیہ ایک داغدار فرم کو بچا رہی ہے۔اتول سوڈان کے نوجوان کارکن نے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے پرامن احتجاج کرنے والے امیدواروں پر پولیس کے لاٹھی چارج کی مذمت کی۔انہوں نے کہا کہ ہمارے چار بنیادی مطالبات ہیں یعنی JKSSB کی طرف سے جاری کردہ کیلنڈر کو فوری طور پر واپس لیا جائے، ایپٹیک کو سرکاری بھرتیوں سے ہٹایا جائے، ایپٹیک کے ذریعے کرائے جانے والے امتحانات کی تحقیقی تحقیقات اور پیپر لیک اسکام میں ملوث افراد کے خلاف سخت قانون بنایا جائے۔انہوں نے کہا کہ جب تک ان چار مطالبات کو پورا نہیں کیا جاتا یہ عوامی تحریک نہیں رکے گی۔انہوں نے کہا کہ یہ بھرتیوں میں بدعنوانی کے خلاف فیصلہ کن لڑائی ہے۔امید پرست کارتک بھگت نے لاٹھی چارج کی مذمت کرتے ہوئے ایل جی انتظامیہ کو خبردار کیا ہے کہ اس طرح کا رویہ قابل قبول نہیں ہے اور اگر خواہشمندوں کے مطالبات پورے نہیں کیے گئے تو یہ آج کا صرف ایک ٹریلر ہے، جس میں جموں اور سری نگر میں ہزاروں لوگ سڑکوں پر ہیں لیکن یہ بدل جائے گا۔مطالبات بروقت پورے نہ ہونے پر لاکھوں۔انہوں نے مزید کہا کہ ہم خواہشمند انتظامیہ کے ہر چوکی اور ستون پر گئے لیکن کسی نے ہمارے حقیقی مسائل پر توجہ نہیں دی جس کی وجہ سے ہم سڑکوں پر آنے پر مجبور ہوئے۔انہوں نے ایل جی انتظامیہ کو خبردار کیا کہ اگر ہمارے حقیقی مطالبات پورے نہ ہوئے تو لاکھوں لوگ گھروں سے باہر نکل آئیں گے۔دریں اثناء اے ڈی سی (لا اینڈ آرڈر) جموں ہرویندر سنگھ (آئی اے ایس) نے احتجاجی امیدواروں سے ملاقات کی اور ان کے حقیقی مطالبات کو سنا۔انہوں نے انہیں یقین دلایا کہ چاروں مطالبات کو حل کرنے کے لیے مناسب سطح پر اٹھایا جائے گا۔مظاہرین نے اعلان کیا کہ جب تک ان کے مطالبات تسلیم نہیں کیے جاتے ان کا احتجاج جاری رہے گا۔احتجاج میں شامل دیگر افراد میں جسپال رانا، ستویر سنگھ، محمد خالق، سشیل شرما، رجت سلاتھیا، سمیت، روہت شرما، وکاس سنگھ، موئین پٹھان، شاہد فاروق، عارف، روہت، ساجد، سباش، ارون، افتخار، وشال، جیم، ناظم، اشفاق، عاطف، حسن وغیرہ شامل ہیں۔وہیں پولیس کارروائی کی مختلف سیاسی جماعتوں نے شدید مذمت کی ہے۔ڈیموکریٹک پروگریسو آزاد پارٹی چیپٹر مین غلام نبی آزاد نے پولیس کی جانب سے امیدواروں پر کیے گئے لاٹھی چارج کی سخت الفاظ میں مذمت کرتے ہوئے حکومت سے فوری مداخلت طلب کی۔انہوں نے کہا کہ حکومت کو چاہئے کہ وہ نوجوانوں کے حقوق کا تحفظ کرے اور انہیں کسی قسم کے خوف وتقصان سے دوچار نہ کرے۔وہیں عام آدمی پارٹی، ریاستی ترجمان پرتاپ سنگھ جموال نے طلباء اور جے کے ایس ایس آر بی کے امیدواروں کے خلاف طاقت کے استعمال اور وحشیانہ لاٹھی چارج کی سخت مذمت کی۔انہوں نے کہا کہ خواتین سمیت پرامن احتجاج کرنے والوں پر پولیس کی کارروائی اس بات کا اشارہ ہے کہ جموں وکشمیر میں ایل جی انتظامیہ بے شرمی سے لوگوں کی آواز دبانے کے لیے جابرانہ طریقے اختیار کر رہی ہے۔پرتاپ نے حکام کے ذریعہ جموں وکشمیر سروسز سلیکشن بورڈ (جے کے ایس ایس بی) کے امتحانات کے انعقاد کے لئے ایپٹیک کمپنی کے انتخاب پر اپنے تازہ ترین حکم کی نشاندہی کرتے ہوئے آج یہاں یوٹی حکومت پر تنقید کی۔اس اقدام کی مذمت کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ایپٹیک نامی کمپنی کا انتخاب قواعد وضوابط کی خلاف ورزی ہے اور یہ جموں وکشمیر کے نوجوانوں کے لیے تشویشناک ہے۔انہوں نے مزید کہا کہ ایجنسی کو ملک کی کئی ریاستوں نے بلیک لسٹ کیا ہے اور یہاں تک کہ عدالت نے بھرتی میں مبینہ دھوکہ دہی اور ہیرا پھیری کے الزام میں اس پر جرمانہ بھی عائد کیا ہے۔پرتاپ نے امتحانات کے انعقاد کے لیے کمپنی سے مبینہ معاہدے کو فوری طور پر منسوخ کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔جموں وکشمیر سروسز سلیکشن بورڈ (ایس ایس آر بی) کی جانب سے ایپک ٹیک کمپنی کی خدمات حاصل کرنے کے خلاف سری نگر اور جموں میں امیدواروں کی جانب سے پرامن احتجاج کے باوجود بھی پولیس کی جانب سے لاٹھی چارج کرنے پر مین اسٹریم سیاسی پارٹیوں نے شدید ناراضگی کا اظہار کرتے ہوئے ایپ ٹیک کمپنی پر پابندی عائد کرنے کا مطالبہ کیا۔پی ڈی پی صدر محبوبہ مفتی نے شوپیاں میں نامہ نگاروں سے بات چیت کے دوران کہا کہ ایس ایس بی امیدواروں پر لاٹھی چارج کرکے انہیں گرفتار کرنا جمہوری اصولوں کے منافی ہے۔انہوں نے کہا کہ نوجوانوں کا یہ قصور ہے کہ وہ ایل جی انتظامیہ سے سوال کر رہے ہیں کہ ان کے مستقبل کے ساتھ کھلواڑ کیوں کیا جا رہا ہے۔محبوبہ مفتی نے مزید بتایا کہ ایپ ٹیک کمپنی کو کس کی سفارش پر ایس ایس بی امتحانات لینے کے لئے منتخب کیا گیا اس حوالے سے تحقیقات ہونی چاہئے۔انہوں نے کہا کہ ایپ ٹیک کو ٹھیکے دینے کی خاطر انتظامیہ نے قانون میں بھی تبدیلی لائی ہے۔ماں زمین کا ہر دوسرا بچہ، ایک عورت، اپنی زندگی کی شروعات رکاوٹوں کے درمیان کرتی ہے۔اکیسویں صدی میں جہاں ہم نے ہر میدان میں ناقابل تصور ترقی کی ہے وہیں آج تک کبھی مما لک میں کوئی خاتون سربراہ مملکت یا حکومت نہیں بن سکی۔دوسری جانب بدقسمتی سے دنیا میں ایسی جگہیں ہیں جہاں خواتین کو آج بھی انسانیت کا نچلا حصہ سمجھا جاتا ہے۔اور اسکول جانا بھی لڑکی کے لیے زندگی اور موت کا مسئلہ بن جاتا ہے۔انہوں نے کہا کہ آج میں آپ میں سے ہر ایک سے گزارش کرنا چاہوں گی کہ وہ اپنے خاندان، محلے یا کام کی جگہ میں تبدیلی لانے کے لیے خود کو وقف کریں۔کوئی بھی تبدیلی جو بچے کے چہرے پر مسکراہٹ لاتی ہے، ایسی تبدیلی جو اس کے زندگی میں آگے بڑھنے کے امکانات کو بڑھاتی ہے۔

103

موقع پر بچاؤ کارروائی کے لیے پہنچے۔اس دوران ضلع ہیڈکوارٹر کشتواڑ سے کشتواڑ پولیس، ریڈ کراس سوسائٹی کشتواڑ کی ایک ٹیم، ابابیل و بلال ہیلتھ کیئر سوسائٹی کے کارکنان بھی موقع کی طرف بچاؤ کارروائی کے لیے نکلے۔بچاؤ کارروائی کے دوران چھ مسافروں کو زخمی حالت میں بازیاب کیا گیا اور انہیں ضلع ہسپتال کشتواڑ علاج ومعالجہ کے لیے منتقل کیا گیا۔زخمی مسافروں کی پہچان خالد حسین ولد محمد عباس ساکنہ کیر وکشتواڑ، محمد شفیع ولد پُر یا ساکنہ پیاس کشتواڑ، سنجے کمار ولد اوم پرکاش ساکنہ پڈیرنہ کشتواڑ، منصور احمد ولد سجاد حسین ساکنہ ہولڑ کشتواڑ، محمد ندیم ولد محمد نجم ساکنہ اتر پردیش و محمد اسماعیل ولد ٹیل محمد ساکنہ پیاس کے طور پر ہوئی۔ضلع ہسپتال کشتواڑ میں ابتدائی علاج ومعالجہ کے بعد خالد حسین و محمد شفیع نامی دو مسافروں کو گورنمنٹ میڈیکل کالج ڈوڈہ مزید علاج ومعالجہ کے لیے منتقل کیا گیا، دیگر چار زخمی مسافر ضلع ہسپتال کشتواڑ میں زیر علاج ہیں۔آخری اطلاعات کے مطابق جن دو زخمی مسافروں کو ضلع ہسپتال کشتواڑ سے گورنمنٹ میڈیکل کالج ڈوڈہ منتقل کیا گیا تھا ان میں سے خالد حسین نامی ایک مسافر کی موت واقع ہوئی۔

104

اسمبلی حلقوں میں جوش وخروش کے ساتھ منایا۔وسیع پیمانے پر یہ جشن منانے کا مقصد زمینی سطح پر عوام کے ساتھ روابط کو قوی کرنا اور اپنے عزم کو دہرانا تھا۔"بیان میں کہا گیا ہے،"اس پارٹی کی بنیاد سید محمد الطاف بخاری اور ان کے ساتھیوں نے ایک باوقار ایجنڈے کے ساتھ ایک ایسے وقت میں رکھی تھی، جب جموں وکشمیر کے روایتی سیاستدان نظر بند تھے اور لوگوں کو ایک ایسی قیادت کی اشد ضرورت تھی جو ان کے شانہ بشانہ کھڑی ہو۔اُس وقت لوگ شدت کے ساتھ ایک سیاسی قیادت کے سامنے آنے متمنی تھے، جو ان کا سہارا بنے اور اُن کی حوصلہ افزائی کرنے کے ساتھ ساتھ پیدا شدہ سیاسی خلا کو پُر کرتی۔سیاسی خلا نے دونوں خطوں یعنی وادی اور جموں کو شدید نقصانات کے احتمال سے دوچار کر دیا تھا۔اُس وقت سب سے زیادہ خطرناک بات یہ تھی کہ جموں کشمیر میں جغرافیائی، علاقائی، مذہبی اور طبقاتی سطحوں پر تقسیم در تقسیم کا خدشہ پیدا ہو گیا تھا۔"بیان کے مطابق پارٹی کے یوم تاسیس پر آج سرینگر کے صنعت نگر علاقے میں ایک جلسے سے خطاب کرتے ہوئے سید محمد الطاف بخاری نے کہا،"پنچی پارٹی کی بنیاد رکھنے کے بعد، ہمارے سامنے پہلا چیلنج اندھیروں میں اُمید کی کرن کو اُجاگر کرنا تھا اور عوام کو حوصلہ فراہم کرنا تھا۔اُس وقت لوگوں میں دفعہ 370 کی منسوخی کی وجہ سے گہری مایوسی تھی۔اُس وقت کی نازک صورتحال کو نظر انداز کرنا کسی بہت بڑے خطرے کو دعوت دینے کے مترادف تھا۔چنانچہ، ہم نے اپنے لوگوں کے ساتھ کھڑے ہو جانے کا فیصلہ کرتے ہوئے ایک حکمت عملی مرتب کی۔"انہوں نے مزید کہا،"ہم عوام کے دُکھ درد میں شریک تو تھے ہی لیکن اُس وقت اصل ضرورت مسائل کا کوئی قابل عمل راستہ تلاش کرنا تھا۔اس لیے ہم نے تصادم کی سیاست نہ کرنے کا فیصلہ کیا۔ہم جانتے تھے کہ تصادم کی سیاست سے لوگوں کی کوئی مدد نہیں ہوگی بلکہ اس سے جموں وکشمیر میں موجود سیاسی خلا مزید گہرا ہوگا۔"اس دوران آج سید محمد الطاف بخاری نے جموں و کشمیر میں فوری طور پر اسمبلی انتخابات کرانے کے اپنی پارٹی کے مطالبے کو دہراتے ہوئے کہا،"جموں کشمیر میں اسمبلی انتخابات مزید کوئی تاخیر کئے بغیر کرانا ملک کے جمہوری اقدار کے تحفظ کیلئے بھی ضروری ہے۔اسمبلی انتخابات کا انعقاد مرکزی سرکار اور الیکشن کمیشن آف انڈیا (ای سی آئی) کی آئینی ذمہ داری ہے۔"انہوں نے مزید کہا،"جموں و کشمیر کے لوگوں نے 19 جون، 2018 کو اپنی منتخب حکومت کھو دی تھی۔یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ ملک کی باقی ریاستوں اور یونین ٹریٹریز میں ہر پانچ سال بعد انتخابات ہوں اور جموں وکشمیر کے عوام کو اس آئینی اور جمہوری حق سے مسلسل پانچ سال بعد بھی محروم رکھا جائے۔"اپنی پارٹی کے صدر نے کہا کہ دفعہ 370 کی منسوخی کے بعد اپنی پارٹی کی لیڈر شپ نے وزیر اعظم اور وزیر داخلہ کے ساتھ پہلی ملاقات میں اُن سے یہ ضمانت مانگی کہ جموں کشمیر کی ڈیموگرافی کے ساتھ کوئی چھیڑ چھاڑ نہیں ہوگی اور یہاں کی زرعی زمینوں اور ملازمتوں پر یہاں کے لوگوں کا ہی حق برقرار رہے گا۔ہم نے اُس وقت حکومت ہند کو متنبہ کیا کہ جموں کشمیر میں اراضی قوانین کے ساتھ کسی طرح کی بھی چھیڑ چھاڑ اور مقامی نوجوانوں کے روزگار کے مواقعوں کو محدود کرنے کی کسی بھی کوشش کے سنگین نتائج برآمد ہونگے۔"انہوں نے اس بات کا اعادہ کیا کہ جب اپنی پارٹی کو جموں وکشمیر میں حکومت بنانے کا مینڈیٹ ملے گا، تو یہ جموں کشمیر کے حالات کو بہتر بنانے میں چھٹ جائے گی۔انہوں نے کہا،"ہماری حکومت تمام سخت قوانین اور انتظامی اقدامات بشمول پراپرٹی ٹیکس کے نفاذ اور انہدامی مہم، کو عوام کی منشا کے مطابق بدل دے گی۔انہوں نے مزید کہا،"ہم عوام کے ساتھ وعدہ بند ہیں کہ جب ہماری حکومت آئے گی تو ہم غریب خواتین کی شادیوں کیلئے دی جانے والی سرکاری امداد کو پچاس ہزار روپے سے بڑھا کر ایک لاکھ روپے کریں گے اور بیواوں اور بزرگوں کی موجودہ ایک ہزار روپے کی ماہانہ پینشن کو پانچ ہزار روپے تک بڑھائیں گے۔اس کے علاوہ ہم وادی کے صارفین کو سردیوں میں 500 یونٹ اور گرمیوں میں 300 یونٹ بجلی مفت فراہم کریں گے۔جبکہ جموں میں گرمیوں میں 500 یونٹ اور سردیوں میں 300 یونٹ بجلی مفت دی جائے گی۔مزید یہ کہ ہماری حکومت جموں کشمیر میں ہر گھر کو سالانہ 4 سیلینڈروں کی گیس مفت فراہم کرے گی۔"یوم تاسیس کے موقعے پر پارٹی کے سینئر نائب صدر غلام حسن میر کنزر کنگمرگ میں ایک جلسے سے خطاب کرتے ہوئے کہا، ہم اُن تمام وعدوں پر قائم ہیں اور ہمیشہ رہیں گے، جو ہم نے اپنی پارٹی کے قیام کے پہلے دن جموں کشمیر کے لوگوں کے ساتھ کئے ہیں۔جب ہم یہ کہہ کر اپنی پارٹی کے سفر کی شروعات کی کہ ہم جموں کشمیر کا ریاست کا درجہ بحال کرائیں گے، تو کچھ پارٹیوں اور افراد نے یہ کہہ کر ہمارا مذاق اڑانے کی کوشش کی کہ ریاست کا درجہ بحال کرانے کا وعدہ تو خود حکومت ہند نے کیا ہوا ہے۔لیکن آج تین سال سے زائد عرصہ گزرنے پر یہی پارٹیاں اور افراد خود کہہ رہے ہیں کہ ریاست کا درجہ بحال کرنے کیلئے جدوجہد کرنی پڑے گی۔"غلام حسن میر نے مزید کہا،"یہ ہماری استقامت، موثر استدلال کے علاوہ نئی دہلی کے ساتھ مختلف فورموں پر مسائل کو اُجاگر کرنے کا نتیجہ تھا کہ وزیر داخلہ امت شاہ نے کہہ دیا کہ اسمبلی انتخابات کے انعقاد کے بعد جموں کشمیر کا ریاست کا درجہ بحال کیا جائے گا۔اس طرح سے ہمارے اس موقف کو تقویت حاصل ہوئی کہ بڑے مقاصد کے حصول کیلئے اسمبلی انتخابات کا فوری انعقاد ناگزیر ہے۔"انہوں نے کہا کہ اپنی پارٹی پُر فریب سیاست پر یقین نہیں رکھتی ہے۔اُن کا کہنا تھا،"ہم دھوکہ دہی کی سیاست یا لوگوں کے ساتھ جھوٹے وعدے کرنے اور بڑ بانی نعرے لگانے پر یقین نہیں رکھتے ہیں۔ہم آپ سے صرف وہی وعدہ کریں گے جن کو پورا کرنے کے حوالے سے ہم خود پُر اعتماد ہوں۔روایتی سیاسی جماعتوں کے برعکس اپنی پارٹی کبھی بھی لوگوں کو اُن کے لئے چاند تارے توڑ لانے جیسے ناقابل حصول وعدے نہیں کرے گی۔روایتی جماعتیں سالہا سال تک عوام کو لبھانے کے لئے نام نہاد رائے شماری، اٹانومی، اور سیلف رول جیسے نعروں کے ذریعے گمراہ کرتی رہی ہیں۔دراصل یہ جماعتیں لوگوں کو تحمل دیکر اقتدار حاصل کرنے اور اپنے اقتدار کو دوام بخشنے کیلئے اس طرح کے جھوٹے وعدے کرتی رہی ہیں۔لیکن اپنی پارٹی نہ تو بڑ بانی نعرے لگائے گی اور نہ ہی عوام سے جھوٹے وعدے کرے گی۔ہم سچائی کی سیاست پر یقین رکھتے ہیں۔"

105

جنہیں حزب اختلاف کی ایک اہم آواز سمجھا جاتا ہے۔انہوں نے کہا کہ اپوزیشن جماعتوں اور رہنماوں کو ساتھ لانے کی موصوف کی بات کا خیر مقدم کیا جانا چاہیے۔ڈاکٹر فاروق عبداللہ نے کہا کہ ناانصافیوں کے خلاف متحد ہونے سے بہتر کوئی چیز نہیں ہے۔نیشنل کانفرنس مضبوطی سے کپل بل صاحب کے ساتھ ان کی نئی پہل میں کھڑی ہے۔عمر عبداللہ سمیت پارٹی کے ہر ایک فرد کو پختہ یقین ہے کہ یہ پہل ناانصافیوں سے لڑنے کے مشترکہ مقصد کے لئے اپوزیشن جماعتوں کو اکٹھا کرنے میں اہم کردار ادا کرے گی۔

106

لکی ڈرا، بنگو اور دیگر گیمز میں تفریحی سرگرمیوں کا ایک سلسلہ منعقد کیا اکہ انہیں بین الاقوامی خواتین کے موقع پر تناؤ سے پاک اور پرسکون ماحول تحفے میں دیا جاسکے۔دن یہ یقینی طور پر بیماروں کے وسیع تر مفاد کے لیے ان کی توانائیوں کو زندہ کرنے اور زندہ کرنے میں مدد کرے گا۔پرنسپل جی ایم سی، ڈاکٹر ششی سودن شرمانے کہا،"ہمیں اپنی خواتین ڈاکٹروں، عملے اور پیرا میڈیکل اسٹاف پر ان کے کارناموں اور قوم اور انسانیت کی بے لوث خدمت کرنے کی کوششوں پر بہت فخر ہے۔"انہوں نے کہا کہ طبی پیشہ ایک بہترین پیشے ہونے کے ناطے بیماروں کے لیے ہمہ وقت خدمات کا تقاضہ کرتا ہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ معاشرے کی خدمت کرنے والوں کو بھی اس تقریب کی طرح آرام دہ لمحات کی ضرورت ہوتی ہے تاکہ ان کی جوش وخروش کو مزید تقویت ملے۔ڈاکٹر نونیت کور، 'سپورٹ' کی بانی چیئر پرسن اور نیشنل ہیومن رائٹس سوشل جسٹس کونسل آف انڈیا کی چیئر پرسن نے کہا کہ" ہماری ناری شکتی ایک صحت مند اور خوشحال معاشرے کی تشکیل میں سب سے آگے ہے اور اس میں یکساں طور پر حصہ لینا ہماری اولین فکر ہونی چاہیے۔زندگی کے تمام شعبوں میں ہماری موجودگی کو عالمی سطح پر محسوس کرنا" ڈاکٹر نونیت صنفی ہراسمنٹ کمیٹی، SOTTO اور GMC کے صنفی مساوات کلب کے رکن بھی ہیں۔ڈاکٹر سیما گپتا ایچ او ڈی پی جی ڈپارٹمنٹ اور ان کی ٹیم کے علاوہ ڈائریکٹر این جی او سپورٹ فار گرلز، شیوانی نے خواتین پر مبنی اس ایونٹ کے کامیاب انعقاد میں اہم تعاون کیا۔ڈاکٹر ششی سودن شرمانے ڈاکٹر نونیت کور اور دیگر کی موجودگی میں شرکاء میں اسناد اور ٹرافیاں تقسیم کیں۔بعد ازاں، ڈاکٹر ریحانہ اختر بجلی، پرنسپل آفیسر نے اپنے شکریہ کے خطاب میں اس دن کی اہمیت کو تفصیل سے بیان کیا۔

107

آمرانہ اور غاصبانہ حکمرانی کے خلاف ہاتھ نہیں ملاتے۔آیئے مشترکہ مفاد کے مسائل پر الگ الگ آوازوں میں شامل ہونے کے بجائے ایک ہم آہنگ لائحہ عمل میں بات کریں، مسٹر سنگھ نے کہا کہ بی جے پی UT میں اپنی سیاسی بالادستی کو جاری رکھنے کے لیے تقسیم کرو اور حکومت کرو کی اپنی پالیسی کے ذریعے اپوزیشن کو توڑ رہی ہے۔وہ آج جموں میں ایک پریس کانفرنس سے خطاب کر رہے تھے۔بی جے پی اپوزیشن کو توڑنے پر تلی ہوئی ہے۔یہ ایک جماعتی نظام قائم کرنا چاہتا ہے۔یہ پیسے اور طاقت کے ذریعے اپوزیشن جماعتوں کو توڑ رہا ہے۔یہ اپوزیشن لیڈروں کو دھمکانے کے لیے مزید زبردستی، دھمکیاں، ڈرانے دھمکانے اور ایذا رسانی کا سہارا لیتا ہے اور آخر کار انہیں صف آرا کرتا ہے۔اپوزیشن لیڈروں کو یا تو ملک دشمن قرار دیا جاتا ہے یا انہیں ای ڈی اور سی بی آئی سمیت سرکاری ایجنسیوں کے ذریعے ڈرایا اور ہراساں کیا جاتا ہے۔بدعنوانی، زمینوں پر قبضے، غیر متناسب اثاثوں اور دیگر فضول سودوں کا الزام لگانے والے بی جے پی لیڈروں کو استثنیٰ دیا جا رہا ہے جبکہ اپوزیشن لیڈروں کے مخلصانہ مقاصد پر بھی سوال اٹھ رہے ہیں۔بولنے کی جرات رکھنے والوں کو ریاست کے جبر کے ذریعے خاموش کر دیا جاتا ہے۔چوکیداروں اور دیگر ریاستی اداروں کی آہنی مٹھی کے ذریعے اختلاف رائے کو دبایا جاتا ہے۔ہرش نے کہا کہ انفرادی سیاسی جماعتوں کے لیے اپنے آپ کو سنانے کے لیے شاید ہی کوئی گنجائش ہے، یہ لوگوں کے ایجنڈے کا اجتماعی حصول ہے جسے تمام قوم پرست، عوام نواز جماعتوں کی ترجیحی فکر ہونے کی ضرورت ہے۔مسٹر ہرش دیو سنگھ نے کہا کہ نہ صرف جموں وکشمیر کو اس کی ریاستی حیثیت سے چھین لیا گیا ہے اور اسے جائز منتخب حکومت سے محروم کر دیا گیا ہے بلکہ لوگوں کو باہر کے نوکر شاہوں کی انتہائی غیر مقبول حکمرانی کا نشانہ بنایا جا رہا ہے، جنہیں جموں وکشمیر اور اس کے عجیب وغریب مسائل کا شاید ہی کوئی علم ہو۔حکومت غریبوں، نادار لوگوں کو ان کی چھوٹی، معمولی زمینوں سے بے دخل کرنے اور ان کے مکانات، دکانوں اور دیگر مستقل تعمیرات کو بغیر کسی لالچ کے الحاذ پھینکنے کے لیے مضبوط ہتھیاروں کا سہارا لے رہی ہے۔بے روزگاری عروج پر ہے اور سرکاری نوکریاں کھلے عام نیلام ہو رہی ہیں۔ٹھیکیدار، یومیہ اجرت پر کام کرنے والے اور دیگر عارضی ملازمین اپنے حقوق کے لیے احتجاج کر رہے ہیں اور انصاف کے لیے ان کی چیخیں سننے والا کوئی نہیں۔جموں وکشمیر متقننہ کی منظوری کے بغیر پراپرٹی ٹیکس لگایا جا رہا ہے۔ہمہ جہت مایوسی بیگانگی کا باعث بن رہی ہے اور موجودہ حکومت کی غلط حکمرانی اور مظالم کے خلاف اپوزیشن جماعتوں کی طرف سے متحدہ جدوجہد کا مطالبہ کرتی ہے۔مسٹر سنگھ نے کہا کہ اب وقت آگیا ہے کہ بی جے پی کے علاوہ تمام سیاسی پارٹیاں جو ہندوستانی آئین اور اس کے جھنڈے میں یقین رکھتی ہیں، جموں وکشمیر کی قید کی گئی سرزمین کے لوگوں کو وقار کے ساتھ انصاف کی بحالی کے لیے ہاتھ جوڑیں۔پریس کانفرنس میں موجود نمایاں افراد میں مسٹر مسعود اندرابی، ایس پر محبیت مارش اور مسٹر نریش چب شامل تھے۔

108

علم ترقی کی ضامن ہے یہی علم قوموں کی ترقی اور ان کے زوال کی وجہ بنتا ہے۔اسلام نے شروع ہی سے علم حاصل کرنے پر حوصلہ افزائی کی ہے۔اس کے ابتدائی آثار نمیں اسلام کے عہد نبوی میں ملتے ہیں چنانچہ غزوہ بدر کے قیدیوں کی رہائی کیلئے فدیہ کی رقم مقرر کی گئی تھی۔ان میں سے جو نادار تھے وہ بلا معاوضہ ہی چھوڑ دیئے گئے لیکن جو لکھنا پڑھنا جانتے تھے۔انہیں حکم ہوا کہ دس دس بچوں کو لکھنا پڑھنا سکھا دیں تو چھوڑ دیئے جائیں گے۔جو لوگ معاشرے میں تعلیم حاصل کرتے ہوں وہ دینی ہو یا دنیاوی اس انسان کا معاشرہ کے اندر اور اپنے گھر کے اندر ایک الگ مقام ہوتا ہے۔ایک نوجوان بچے کا قدر بزرگ لوگ صرف تعلیم کی وجہ سے کرتے ہے تو ہمیں چاہیے کہ تعلیم حاصل کریں اور اس کا صحیح استعمال کریں اور اگر ایسا ممکن ہوا تو وہ دن دور نہیں کہ ہمارا دنیا کے ان ملکوں میں شمار ہونا شروع ہو جائے گا جو جدید علوم سے اگاہی رکھتے ہیں۔دور حاضر میں علم دین کی اہمیت اور اس کی ضرورت شدید ترین حد تک بڑھ جاتی ہے۔اس موقعہ پر یہاں مقررین نے کہا کہ اس بات کا حالات حاضرہ اور موجودہ صورت حالات کے تئیں بخوبی اندازہ لگا سکتے ہیں۔اس وقت اہل اسلام کو بہت سارے چیلنجز کا سامنا ہے، یہ فتنوں کا دور ہے، ہر جگہ ہزاروں قسم کے فتنے بھی سر اٹھا چکے ہیں۔مقررین نے کہا برائیوں وبیحیائیوں کے عروج کا فتنہ ہے، اولاد کی بے راہ روی وبے دینی ونافرمانی کا فتنہ، عورتوں کی نافرمانی وناشکری کا فتنہ، مال ودولت کی فراوانی کا فتنہ ہمارے المیہ یہی ہے کہ ہم جب بھی علم اور تعلیم سے دور ہوئے غلام بنالیے گئے یا پھر جب بھی ہم نے تعلیم کے مواقعوں سے خود کو محروم کیا بحیثیت قوم اپنی شناخت کھو بیٹھے۔علماء انبیاء کے وارث ہیں، علوم کی بھی اقسام ہے لیکن سب سے افضل علم وہ ہے جو انبیاء ورسل لے کر آئے۔یعنی اللہ کی ذات، اسکے اسماء وصفات اور افعال اور اس کے دین وشریعت کی معرفت ہے۔اس موقعہ پر ادارے کے مہتمیم مولانا معشوق اشرفی ضلع صدر آل انڈیا علماء مشائخ بورڈ نے بتایا کہ مدرسہ اشرفیہ نورالاسلام اور ادارے کے تحت چل رہے پورے علاقے میں مکاتب دین وسنیت کا کام کر رہے ہیں یہ سب عوام کے تعاون کا نتیجہ ہے ہم عوام اس ادارے کے لئے اپنا مزید تعاون جاری رکھنے کی اپیل کرتے ہیں۔اس موقعہ پر مقررین میں بریلی شریف سے تشریف لائے معروف خطیب علامہ صغیر احمد جوکھن پوری، استاذ العلماء علامہ مفتی سیف اللہ خان صابری، مفتی معروف اشرفی، جبکہ شرکاء علماء میں مفتی سکندر حیات خان ازہری، مفتی شبیر مصباحی مولانا مدثر قادری، مولانا طفیل اشرفی الحاج سید شوکت حسین بخاری، مولانا فاروق امجدی، اور کثیر تعداد میں علماء شریک ہوئے پروگرام کی نظامت ادارے سے پرنسپل مولانا حافظ وقاری عبدالقدیر اشرفی نے کی۔واضح رہے گھنیتر مدرسہ اشرفیہ نورالاسلام دینی دنیاوی تعلیم کا عظیم سنگم ہے جہاں طلبہ کو دینی تعلیم سے این آئی او ایس کے تحت دنیاوی نصاب بھی پڑھایا جاتا ہے۔

109

جے اینڈ کے ہائی کورٹ، جموں کمپلیکس میں وکلاء کی کینٹین کی پہلی اور دوسری منزل کی تعمیر، ڈسٹرکٹ کورٹ کمپلیکس، جانی پور، جموں میں کثیر منزلہ پارکنگ، ڈسٹرکٹ کورٹس میں ایٹریم کی چھت کی مرمت اور کھلی جگہ کو ڈھانپنے کے بعد گنبد کے علاقے میں اے سی سی کی تنصیب، بار کے ممبران کے لیے اضافی وکلاء کے چیمبرز کی تعمیر، کورٹ کمپلیکس میں وکلاء اور مدعیان کو پینے کے پانی کی فراہمی کے لیے واٹر پلانٹ کی تنصیب، پرنٹرز اور سافٹ ویئر کے ساتھ 10 کمپیوٹر، ہائی کورٹ اور ماتحت عدالت دونوں کے لیے ڈیجیٹل لائبریری، معزز ایم پی نے سائٹس اور متوقع پروجیکٹس کے اسپاٹ انسپکشن کے لیے وکلاء کے گروپ کے ساتھ کورٹ کمپلیکس کا سفر کیا۔رکن پارلیمنٹ نے صدر جموں وکشمیر ہائی کورٹ بار ایسوسی ایشن، جموں کو مطالبات کی جلد از جلد ازالہ کرنے کی مکمل یقین دہانی کرائی۔بعد ازاں معزز رکن پارلیمنٹ نے جموں وکشمیر ہائی کورٹ بار ایسوسی ایشن، جموں کی ٹیم کے ساتھ ڈسٹرکٹ کورٹ کمپلیکس، جانی پور، جموں میں لیڈیز بار روم کا بھی دورہ کیا اور خواتین کے عالمی دن کے موقع پر قابل خواتین وکلاء کو اپنی مبارکباد پیش کی۔لیڈی وکلاء نے خوشی کا اظہار کیا اور ایم پی اور جے کے ایچ سی بی اے جے وکرم شرما اور انکی کی ٹیم کا اس اقدام کے لیے شکریہ ادا کیا۔جموں وکشمیر ہائی کورٹ بار ایسوسی ایشن کے عہدیداران، جموں امیت گپتا (نائب صدر)، پرویش سنگھ سلاریہ (جنرل سکریٹری)، چیتن مصری (جوائنٹ سکریٹری) اور انکرش پٹھانیا (خزانچی) نے اس تقریب کے خوش اسلوبی سے انعقاد کی سہولت فراہم کی۔معزز رکن اسمبلی کے ساتھ آنے والے اور ان سے آگاہ کرنے والے وکلاء میں سرکردہ افراد میں اے وی گپتا (سینئر ایڈووکیٹ)، انور چودھری، سمن مالا، رادھا شرما، سیما شرما، سریش شرما، اشونی کھجوریا، جوہندر سنگھ جسی، موہندر پال سنگھ، راجیش تھاپا، بلدیو سنگھ، امیش شرما، نریندر شرما، پرویز چودھری محمد اکرم، روہت شرما، گلشن دیپ سنگھ، یاسر خان، محمد اعظم، ذوالقرنین چودھری، بھاویشیا سوڈان، ارجن سنگھ منہاس، منجیت سنگھ سرکاریا، دکشیش شرما، اتل رانا، انمول ابرول، سورپیا سنگھ چوہان، پریا بھان، دیپک شرما، جمیل چودھری سکھویندر سنگھ، ہرمیت سنگھ، ساحر بیگ، محمد علیم بیگ، بھانو پرتاپ سنگھ، جتن سنگھ گل اور دیگر ان شامل تھے۔